مگر اسلام کے احکام و حدود کے بارہ میں ان کا باطن ایمان کی روشنی سے محروم ہے۔ ع
میں ہوا کافر تو وہ کافر مسلماں ہو گیا

★

۲۹ر اپریل کی صبح معاصر چٹان کی مشعل کا پڑھ کر دل کو ایک دھچکا سا لگا، چٹان جس حادثے کا شکار ہوا اس کا عنوان تھا "الحمد للہ" اور اس وقت ہمارا ردِ عمل اگر ہو سکتا ہے تو صرف یہی ۔ کہ انا للہ ۔ انا للہ ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ والیہ المشتکیٰ

★

سعودی عرب کے ایک مشہور روزنامہ اخبار البلاد کے ۲۰ ر ذی الحجہ کا شمارہ ہمارے سامنے ہے پہلے صفحہ پر صدر ترکیہ جناب جودت سونائی کا ایک ایمان افروز پیغام ہے جو انہوں نے عید الاضحیٰ اور حج کی مناسبت سے اپنے عوام کو دیا ہے۔ مصطفیٰ کمال کی مسند پر بیٹھے ہوئے رئیس ترکیہ کے پیغام کے لفظ لفظ سے ایمان و یقین جھلک رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا حالات کا تقاضا ہے۔ کہ ہم تمام غیر اسلامی نظریات اور باطل تحریکات کے سامنے سینہ سپر ہو جائیں، صرف دین اسلام دین وحدت ہے۔ امت اسلامیہ کا دستور صرف قرآن کریم ہے۔ حالات ہمیں مجبور کر رہے ہیں کہ ہم سب قرآن کریم کو مضبوطی سے تھام لیں انہوں نے ملت ترکیہ کے بارہ میں کہا کہ ترکی قوم خدا کے فضل سے اسلام کی سچی دعوت کی پوری طرح حفاظت کرنے کی اہل ہے، ایک دوسری خبر سے معلوم ہوا کہ اس دفعہ حج کے موقع پر حاجیوں کی سب سے زیادہ تعداد ترکی قوم کی تھی جو تقریباً ۵۰ ہزار کی تعداد میں یقین و ایمان کی دولت اور ولولۂ ایمانی سے سرشار ہو کر اس مقدس فریضہ کی ادائیگی کے لئے آئے۔ ایمان و یقین کی روح پرور خبریں اُس ترکی کے بارہ میں ہیں، جہاں کے "زعیم انقلاب" مصطفیٰ کمال نے اسلام اور اس کے مظاہرات کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر مٹایا، نشأۃِ ثانیہ، انقلاب، ترکی اور یورپی اقوام کی ہمسری کے شوق میں عربی زبان بولنے پر لوگوں کی زبانیں کھینچی گئیں، مساجد کو عجائب خانوں اور خانقاہوں کو اصطبل میں تبدیل کیا گیا۔ اذان، نماز، تلاوت قرآن ناقابلِ معافی جرم قرار دیا گیا۔ فولادی عزم والے ترکوں کو نئے تقاضوں کے سانچہ میں ڈھالنے کی خاطر ہیٹ اور پتلون پہنانے کے جذبہ میں ہزاروں مسلمانوں کا خون بہایا گیا مگر اسلام کی جو چنگاری ترکوں کی فطرت اور خمیر میں چھپی تھی نہ بجھنی تھی نہ بجھ سکی۔ نور خدا پھونکوں سے نہ بجھایا جا سکا۔ دینِ حنیف کے چراغ اندر ہی اندر جلتے اور کفر کی حرکات کا مذاق اڑاتے رہے اور آج پھر یہ قوت اتنی ہی تیزی سے ابھر رہی ہے جس سختی سے اسے دبایا گیا تھا، باطل کی ظلمتیں بالآخر چھٹ جاتی ہیں۔